بسم اللہ الرحمن الرحیم

مطلقہ عورت اور اس کے سابقہ شوہر کی دوسری بیوی کی بیٹی کو نکاح میں جمع کرنے کا حکم

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

ایک عورت کا نام آمنہ ہے، اور دوسری کا نام عائشہ ہے۔ ان دونوں کا نکاح علی سے ہوا۔ علی نے عائشہ کو طلاق دے دی، اور آمنہ سے ایک بیٹی پیدا ہوئی، جس کا نام فاطمہ ہے۔ پھر عائشہ نے بکر سے نکاح کر لیا۔ اس کے بعد بکر نے دوسری شادی فاطمہ سے کر لی، جبکہ عائشہ پہلے فاطمہ کے باپ (علی) کے نکاح میں رہ چکی ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ کیا بکر ان دونوں (عائشہ اور فاطمہ) کو، ایک ہی وقت میں اپنے نکاح میں رکھ سکتا ہے؟ اور اگر عائشہ اور فاطمہ میں سے کسی ایک کو مرد فرض کیا جائے، تو کیا ان دونوں کا آپس میں نکاح ہو سکتا ہے؟ براہِ کرم اس کا جواب ارشاد فرما دیں۔

جواب

پوچھی گئی صورت میں بکر کا عائشہ اور فاطمہ دونوں کو بیک وقت نکاح میں رکھنا، جائز ہے۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ:

"دو عورتوں میں اگر ایسا رشتہ پایا جائے کہ ایک کو مرد فرض کریں، تو دوسری اس کے لیے حرام ہو اور دوسری کو مرد فرض کریں تو پہلی حرام نہ ہو تو ایسی دو عورتوں کو نکاح میں جمع کرنا جائز ہے، اس میں کوئی حرج نہیں۔ یہاں بھی ایسا ہی ہے کہ اگر فاطمہ کو مرد فرض کریں تو عائشہ اس پر حرام ہوگی، کہ اس کی سوتیلی ماں ہوئی، اور اگر عائشہ کو مرد فرض کریں، تو فاطمہ سے اس کا کوئی رشتہ نہیں بنے گا۔"

عورت اور اس کے شوہر کی بیٹی کو نکاح میں جمع کرنے کے جائز ہونے کے متعلق درمختار میں ہے: "فجاز الجمع بین امرأۃ وبنت زوجھا۔۔۔لأنہ لو فرضت المرأۃ۔۔۔ذکرا لم یحرم بخلاف عکسہ" ترجمہ: پس عورت اور اس کے (سابقہ) شوہر کی بیٹی (سوتیلی بیٹی) کو نکاح میں جمع کرنا جائز ہے؛ کیونکہ اگر عورت کو مرد فرض کیا جائے تو اس کا نکاح (سوتیلی بیٹی سے) حرام نہیں ہوگا، برخلاف اس کے عکس کے۔

عبارت میں ذکر کردہ الفاظ "بخلاف عکسہ" کے تحت ردالمحتار میں علامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں: "(وقولہ: بخلاف عکسہ) ھو ما إذا فرضت بنت الزوج۔۔۔ذکرا حیث تحرم الأخری لأنہ۔۔۔یصیر ابن الزوج فلا تحل لہ موطوءۃ أبیہ" ترجمہ: مصنف کے قول: برخلاف اس کے عکس کے، کا مطلب یہ ہے کہ جب شوہر کی بیٹی کو مرد فرض کیا جائے، تو اس کا نکاح دوسری عورت (اپنی سوتیلی ماں) سے حرام ہوگا؛ کیونکہ اس صورت میں یہ شوہر کا بیٹا بن جائے گا، تو اپنے باپ کی مدخولہ سے اس کا نکاح جائز نہیں ہوگا۔ (ردالمحتار علی الدرالمختار، کتاب النکاح، فصل فی المحرمات، جلد 4، صفحہ 123، 124، ملتقطا، مطبوعہ: کوئٹہ)

مذکورہ بالا اصول کو بیان کرتے ہوئے صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ بہار شریعت میں ارشاد فرماتے ہیں : "دو عورتوں میں اگر ایسا رشتہ پایا جائے کہ ایک کو مرد فرض کریں تو دوسری اس کے لیے حرام ہو اور دوسری کو مرد فرض کریں تو پہلی حرام نہ ہو تو ایسی دو عورتوں کے جمع کرنے میں حرج نہیں، مثلاً عورت اور اس کے شوہر کی لڑکی کہ اس لڑکی کو مرد فرض کریں تو وہ عورت اس پر حرام ہوگی، کہ اس کی سوتیلی ماں ہوئی اور عورت کو مرد فرض کریں تو لڑکی سے کوئی رشتہ پیدا نہ ہوگا۔"(بہار شریعت، جلد2، حصہ 7، صفحہ 27، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب : مولانا محمد آصف عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-4930

تاریخ اجراء: 02ذوالقعدۃ الحرام 1447ھ/20اپریل 2026ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com daruliftaahlesunnat DaruliftaAhlesunnat

Dar-ul-ifta AhleSunnat feedback@daruliftaahlesunnat.net